خمینی، علم اور سیاسی عمل(۸)

زیر نظر تحریر میں آیت اللہ خمینی کے طریق کار کے ایک حصے کا جائزہ لیا گیا ہے کہ انہوں نے ۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب میں اقتدار پر قبضہ کرنے کے لیے نظریات کو کیسے متحرک کیا۔ مضمون میں بالخصوص سیاسی میدان میں علم کے کردار، مقتدر کو درپیش سوالات اور اپنی کرشماتی شخصیت کے زیر اثر متعین مقاصد، بالخصوص سیاسی جدوجہد کے لیے کردار کی تعمیر کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مضمون میں علم کے کردار کا ذکر ہے، جس میں وہ امکانی سیاسی شخصیت اور عوام کے بڑے طبقے کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔ مضمون کے آخر میں اس پہلو کا جائزہ ہے کہ امام خمینی نے ایک طرز کے علم کو دوسری صورت کے علم پر اہمیت کیوں دی۔

(ونیسا مارٹن)

☆☆☆☆

اسلام میں جنگی قیدی(۱۱)

مغربی قانون غور و فکر کی تاریخ میں بین الاقوامی قانون نسبتاً" حال ہی کی پیداوار ہے۔ اس کا مقصد بالخصوص جنگ کے طور طریق کے حوالے سے سیاسی اداروں کے درمیان تعلق کو مربوط بنانا ہے۔ مغربی اسکالروں کا خیال ہے کہ موجودہ قوانین کی تدوین مغربی، یہود و نصاریٰ روایات اور اخلاقی احکامات کا حاصل ہیں۔ تاہم مدینہ کے مقام پر پہلی مسلم برادری یا امہ کو سیاسی اور فوجی سرگرمیوں میں راہنمائی قرآن اور پیغمبر محمد کے اسوہ، جسے سنت کہتے ہیں، سے میسر آئی۔ پھر اسلامی قانون یعنی شریعت کی ترویج کے ساتھ بین الاقوامی قانون کے اصول وضع ہوئے، جنہیں سیار کہا جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف اسلامی قانون سے قانونی اور اخلاقی ضوابط طے پائے، جو کہ مغربی کلیات سے ملتے جلتے ہیں، بلکہ یہ موجودہ بین الاقوامی قانون پر بعض پہلوؤں سے سبقت لے جاتے ہیں۔

اسلامی قانون کی اس پہلو سے وضاحت کے لیے مضمون میں سیار کے صرف اس حصے کو لیا گیا ہے، جس کا تعلق جنگی قیدیوں سے ہے۔ اس میں اسلام کے بارے میں اس خیال کو چیلنج کیا گیا ہے کہ اسلام طاقت کے زور سے پھیلا ہے۔ اسلام میں جنگی قیدیوں کے سلسلے میں جو اصول کار فرما ہیں، ان کے سلسلے میں زیر نظر مضمون میں چار پہلوؤں پر بات کی گئی ہے ا۔ وہ ذرائع جن سے ایک فرد جنگی قیدی بنتا ہے ۲۔ جنگی قیدیوں کی حیثیت ۳۔ ان سے سلوک کے سلسلے میں اصول ۴۔ ان کی رہائی کے لیے شرائط۔ آخر میں سیار کے جنگی قیدیوں کے قوانین اور اسی ضمن میں مغربی قوانین کا موازنہ کیا گیا ہے،